منگل | 25-جون 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 143 | منگل 8 صفر 1417ھ 25 احسان 1375ہش 25 جون 1996ء

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر یہ یقین ہو کہ خدا دیکھتا ہے تو کبھی گناہ سرزد نہ ہو

اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ انکو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکرو فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ (دین حق) میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پروا نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیاء گزرے ہیں۔ ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248)

وقف عارضی کا ایک فائدہ یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

مجھے بتایا گیا ہے کہ وقف عارضی کی جو تحریک جاری کی گئی تھی اس کی طرف احباب جماعت اب اس قدر توجہ نہیں دے رہے جتنی شروع میں دی اور جتنی توجہ کی ضرورت ہے۔

تحریک وقف عارضی یہ ہے کہ احمدی دوست کم از کم پندرہ دن کے لئے (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) عارضی طور پر وقف کریں اور اپنے خرچ پر اس جگہ جائیں جہاں جہاں ان کو بھیجا جائے۔ اور اپنے خرچ پر وہاں یہ ایام گزاریں۔ اس تحریک کے پیش نظر ذہن میں بہت سے مقاصد تھے۔ اول تو یہ کہ جماعت احمدیہ (-) کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوع انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ (-) دیا جائے اس لئے ہمارا جو سب سے بڑا اکٹھ جلسہ سالانہ پر ہوتا ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس کی اغراض بتاتے ہوئے ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ دوست آپس میں ملیں اور واقفیت پیدا ہو اور جو اخوت کا جذبہ ہے وہ ابھرے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہائش رکھتے ہیں وہ ذہنی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں ان کا پیار بڑھے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر وقف عارضی کے ماتحت دوست ربوہ سے سیالکوٹ چلے جاتے ہیں۔ سیالکوٹ سے جھنگ آجاتے ہیں۔ کیمبل پور سے سرگودھا چلے جاتے ہیں سرگودھا والے دوسرے اضلاع میں مختلف جگہوں پر چلے جاتے ہیں۔ غرض جہاں کہیں دفتر اپنی سمجھ کے مطابق ضروری سمجھتا ہے وقف عارضی کے وفود کو مختلف جگہوں پر بھیج دیتا ہے۔ یہ واقفین وقف کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں اور ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں تاکہ بہنوں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔ اس صورت میں ایک حصہ رہ جاتا ہے لیکن جو دوسرے مقاصد ہیں ان میں وہ تھوڑا سا شامل ہوتی ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتی ہیں لیکن میرے خیال میں تحریک وقف عارضی میں سینکڑوں ایسی احمدی بہنیں شامل ہوتی ہیں جو باہر جا سکتی ہیں اس لئے کہ ان کے محرم انہیں ایام میں وقف عارضی کرنے والے تھے یعنی ان کے خاوند، ان کے باپ یا ان کے بھائی یا دوسرے قریبی رشتہ دار جو (-) محرم تھے۔ پس وقف عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے یعنی یہ کہ نوع انسانی کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو۔

(از خطبہ 28- جنوری 1977ء)

ضروری اعلان

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا 21- جون کا خطبہ فرمودہ کینیڈا بدھ کے روز 5 بجے شام احمدیہ ٹیلی ویژن پر دوبارہ نشر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد اللطیف انیس صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مکڑوال ضلع میانوالی (حال دار النصر شرقی ربوہ) چند ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 22- جون 96ء کو بعمر 70 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ مکرم سردار احمد صاحب نے بعد مغرب جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولوی فیروز دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الماجد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ 96-6-18 کو اچانک ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے موصوف حضرت نبی بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا موصوف موصی تھے مکرم صدر صاحب محلہ دار العلوم نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

دکانات کرایہ کے لئے خالی ہیں

○ محلہ دار الرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی تعمیر کردہ چند دکانات کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ کرایہ بہت مناسب ہے عنقریب بجلی کا کنکشن لگ جائے گا۔ ضرورت منداحباب جلد توجہ فرمائیں اور دکان کی الاٹمنٹ کروالیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25- احسان 1375 ہش 25 - جون 1996ء

خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعے سے ظہور پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو۔"

عام طور پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ارادے پاک ہیں۔ ہمارے خیالات اور جذبات اور خواہشیں بھی پاک ہیں لیکن جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے یہ کافی نہیں۔ ہمارے ارادوں اور خیالات اور جذبات اور خواہشات کا اظہار ہمارے بدن کے اعضاء سے ہونا چاہئے یعنی صرف نیت ہی کافی نہیں۔ عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جتنے اعضاء ہمیں دئے ہیں ان سب کے ساتھ نیکیاں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔ ہاتھوں کی نیکیاں۔ پاؤں کی نیکیاں۔ آنکھوں کی نیکیاں۔ کانوں کی نیکیاں۔ غرضیکہ تمام اعضاء جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ ان کو نیکیاں کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور استعمال کیا جانا چاہئے۔

یہ ارشاد جو ہم نے پیش کیا ہے اس میں اسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر بات دل ہی میں رہے خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو تو وہ ہمارے لئے کوئی بہتر نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ وہ ہمیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی بات وہی مفید ثابت ہو سکتی ہے جو دل سے نکلے۔ اچھی ہو۔ اور ہمارے اعضاء اور ہمارے قویٰ کے ذریعے اس کا اظہار ہو۔ ہم کتنا ہی چاہیں کہ ہم کسی کی مدد کریں۔ نیت بھی نیک ہو اور ارادہ بھی نیک ہو اور یہ خواہش بھی نیک ہو لیکن اگر ہم عملی طور پر کسی کی مدد نہ کریں تو وہ کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور ہمیں بھی یقیناً کسی مرتبے تک نہیں پہنچا سکتی۔ پس یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ اولاً ہمارے دل پاک ہوں ارادے پاک ہوں۔ خیالات' جذبات' اور خواہشیں پاک ہوں۔ اور پھر ہم ان پر عمل کر سکیں اور پھر عمل کرنے کے لئے جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے ہمیں خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگنی چاہئے۔

بعض اوقات ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک بات کرنی تو چاہتے ہیں لیکن کر نہیں سکتے۔ یعنی ہم میں قوت کی کمی ہے۔ ہمت کی کمی ہے۔ حوصلے کی کمی ہے۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں قوت اور ہمت اور حوصلہ عطا کرے تو جو بات ہمیں تقریباً ناممکن نظر آتی تھی وہ ہم کر گزریں گے۔ اور اس طرح ہمیں نیکی کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ پس اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور کوشش میں سب سے زیادہ دخل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ہے یعنی ہم اپنے اعضاء سے کوشش بھی کریں اور اس کوشش کو صحیح راستہ پر چلانے کے لئے اور اس کو صحیح نتیجہ تک پہنچانے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے قوت بھی مانگیں اور ہمت بھی مانگیں اور حوصلہ بھی مانگیں۔ اگر ہم ان ساری باتوں کو عمل میں لائیں تو یقیناً ہر وہ نیکی جو ہمارے دل میں آئے گی وہ ہم کر گزریں گے ہم اپنی کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت اور ہمت اور حوصلہ بھی پائیں گے اور ایسا کرنے کے لئے جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی عظمت کو اپنے دلوں میں بٹھائیں۔ اگر انسان یہ سمجھے کہ یہ کام تو میں خود ہی کر سکتا ہوں تو ہو سکتا ہے وہ کام ٹھیک طرح سے نہ کیا جا سکے ہو سکتا ہے اس کا ٹھیک نتیجہ نہ نکلے۔ اور اگر ہم یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ہم یہ مانگتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے تو یقیناً وہ ہماری مدد کرے گا۔ اور ہم اپنے کاموں کو صحیح طور پر سرانجام دے سکیں گے۔ اس کی عظمت اور اس کا جلال اگر ہماری آنکھوں کے سامنے رہے تو ہمیں اپنے عجز اور انکسار کے پیلنے کا پتہ چلتا رہے گا اور ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں گے کہ اے خدا ہمارے دلوں کو پاک ارادے عطا کر پاک خیالات عطا کر پاک جذبات عطا کر پاک خواہشیں عطا کر اور ایسا کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اعضاء اور ہمارے قویٰ کو طاقت بخش کہ ہم نیکیاں بجالا سکیں۔ اور جب تک ہمارے اعضاء نیکیاں نہ بجالائیں۔ اس وقت تک ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی نیکیاں کی ہیں کیونکہ نیک خیال کا صرف دل میں آنا اور وہیں محدود ہو کر رہ جانا ہمارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

نہ ہے یہ نفع کی خاطر نہ ہے زیاں کے لئے
جو دل میں آئے وہی حرف ہے بیاں کے لئے
ہر ایک شخص کہے اور اپنی بات کہے
"صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے"

ابو الاقبال

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

معیارِ محبّت

جو عشق میں کامل تھے ہُوئے یار پہ قُرباں
تکمیل ہوئی بن گئے "معیارِ محبت"

مالک ہُوئے مر مر کے حیاتِ اَبدی کے
کھینچے گئے سَو بار سرِ دارِ محبّت

کیا دیکھ لیا پھر جو پلٹ کر نہیں دیکھا
کھوئے گئے دُنیا سے پرستارِ محبّت

محبُوب کو دِل دے کے بنے "دلبرِ عالم"
سر دے دیئے کہلا گئے "سردارِ محبّت"

اسباق محبّت کے زمانہ کو پڑھائے
خود ہو گئے وہ نخلِ ثمر بارِ محبّت

حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت عمرؓ بن عبد العزیز

مکرمہ ستارہ مظفر اپنی کتاب "حضرت عمرؓ بن عبد العزیز" میں مزید لکھتی ہیں۔

ایک مرتبہ آغاز شباب میں آپ کسی غلام سے ناراض ہو گئے۔ اور اسی ناراضگی میں آپ نے اسے بہت مارا غلام چیختا رہا مگر آپ اسے مارتے رہے۔ آخر غلام نے سوچا کہ ان کے غصے کی عادت کو کم کرنا چاہئے۔

ایک دن اس نے آپ کو خوشگوار موڈ میں دیکھ کر آپ سے پوچھا کہ کیا آپ سے بھی کبھی کوئی غلطی ہوئی ہے جس سے آپ کا آقا ناراض ہو گیا ہو۔

عمرؓ نے کہا: ہاں

غلام نے پوچھا کیا اس پر آپ کے آقا نے آپ کو فوراً سزا دی؟ عمرؓ نے کہا نہیں۔

غلام نے پوچھا کہ پھر آپ مجھے فوراً کیوں سزا دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کو فوراً سزا نہیں دی گئی۔

اس بات سے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو بہت شرم آئی اور رقت طاری ہو گئی (یعنی رونے لگے) اور غلام سے کہا کہ تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے اور اسے آزاد کر دیا۔

ایک سچا خواب آنحضرت ﷺ کے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہو گا جس کے چہرے پر زخم کا نشان ہو گا۔ وہ میری سیرت اپنائے گا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

آپ کا یہ خواب خاندان میں بہت مشہور ہو گیا تھا اور بوڑھے جوان مرد عورتیں سب اس نشان والے چہرے کا انتظار کرنے لگے سب کو اس خواب کی سچائی کا پورا یقین تھا۔

چہرے پر زخم کا نشان حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اپنے بچپن میں اپنے والد سے ملنے مصر گئے۔ ایک دن آپ اپنے سوتیلے بھائی اصبغ کے ساتھ کھیلتے ہوئے گھوڑوں کے اصطبل میں چلے گئے۔ آپ نڈر ہو کر گھوڑوں کے پیچھے سے گزر رہے تھے کہ ایک خچر نے ٹانگ ماری جو آپ کی پیشانی پر لگی اور خون بہنے لگا۔

آپ کے بھائی اصبغ پیشانی سے خون نکلتا دیکھ کر ہنسنے اور خوش ہونے لگے اور ان کے منہ سے بے اختیار نکل گیا اللہ اکبر یہ بنی مروان کا اشج (زخمی) ہے جو حکمران ہو گا۔

حضرت عمرؓ کی والدہ کو بیٹے کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی تو وہ والد کے پہنچنے سے پہلے بیٹے کے پاس پہنچ گئیں۔ چہرے سے خون صاف کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ عمر کے زخمی ہونے پر اصبغ ہنسے تھے تو انہوں نے اپنے شوہر سے شکایت کی۔ عبد العزیز نے اصبغ کو ڈانٹا کہ بھائی کے گرنے اور چوٹ لگنے پر خوش ہو کر ہنستے ہو۔

اصبغ نے کہا میں اس لئے نہیں ہنسا تھا کہ اسے چوٹ لگی ہے بلکہ میرے خیال میں ان میں زخم کے نشان کے علاوہ تمام علامتیں موجود ہیں (جو حضرت عمر فاروقؓ کو خواب میں بتائی گئی تھیں) جب یہ گر کر زخمی ہو گئے تو یہ علامت بھی پوری ہو گئی۔ خدا کی قسم یہ بنو امیہ کے اشج ہیں اس خوشی میں مجھے ہنسی آ گئی۔

اس پر عبد العزیز نے زخم پر غور کیا اور ام عاصم کی طرف جھک کر کہا دیکھو تمہارا بیٹا آل مروان کا اشج ہے اور واقعی اس کی پیشانی سے سعادت جھلکتی ہے"۔

(ابن جوزی)

اس کے بعد عمرؓ بن عبد العزیز شیخ بنی مروان مشہور ہو گئے یہاں تک کہ اس وقت کے خلیفہ عبد الملک بھی بچپن سے ہی آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ اور انہیں ایک باعزت مقام پر کرسی دے کر بٹھاتے۔ ان کے بیٹے نے شکوہ کیا تو انہوں نے کہا یہ بنی مروان کے اشج ہیں۔ کہ جب زمین ظلم و تشدد سے بھر جائے گی تو یہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے پھر بھلا میں انہیں محبوب کیوں نہ رکھوں۔

بعض لوگ اس علامت کی وجہ سے آپ سے حسد بھی کرنے لگے تھے۔

مدینہ واپسی اور حصول علم اس چوٹ کے بعد آپ نے مدینے میں آکر قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا۔ درس حدیث میں شامل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ بعض صحابہؓ اور تابعین (صحابہؓ کے بعد کی نسل) سے احادیث روایت کرنے لگے لیکن آپ احادیث بیان کرنے میں مشغول نہیں رہے اس لئے آپ سے روایتیں کم ہیں۔ ہاں اتنا علم حاصل کیا کہ ملک شام و حجاز کے علماء آپ سے فتوے پوچھتے تھے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ اور تمام دینی علوم کے بڑے عالم بن گئے اگر سیاسی حالات آپ کو تخت شاہی پر نہ بٹھا دیتے تو مسند علم کی زینت ہوتے یعنی لوگوں کو علم کے نور سے مالا مال کر رہے ہوتے۔

قرب پانے کا میدان

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو اس دروازہ سے داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے انعام پائیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حسین و جمیل یادیں

سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر اپنی تصنیف حضرت مرزا ناصر احمد میں حضرت امام جماعت الثالث کے بیرونی ممالک کے دورہ جات کے سلسلہ میں لکھتی ہیں۔

دنیا میں دین حق کا پیغام پہنچانے کے لئے اور بیرونی ممالک میں بسنے والے احمدیوں کی تربیت کے لئے حضرت صاحب نے اپنے دور امامت میں یورپی ممالک افریقہ اور امریکہ کے دورہ جات کے لئے سات دعوت الی اللہ سفر اختیار فرمائے۔

پہلا سفر یورپ 1967ء حضرت صاحب نے 6 جولائی 1967ء کو اپنے دور امامت کا پہلا سفر برائے ممالک بیرون اختیار فرمایا۔ یہ دورہ 24۔ اگست 1967ء تک جاری رہا۔ اس دوران آپ نے مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ ہالینڈ ڈنمارک اور انگلستان کا دورہ فرمایا۔

اسی دوران میں آپ نے خواتین کے چندہ سے تعمیر کردہ بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن کا افتتاح فرمایا۔ نیز 28 جولائی کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں اہل یورپ سے تاریخی خطاب "امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" فرمایا۔ اس دورہ میں آپ نے سات پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔

دوسرا سفر 1970ء دوسرا سفر آپ نے 1970ء میں اختیار فرمایا اس دوران آپ نے یورپ اور افریقہ کے مختلف ممالک سوئٹزرلینڈ برطانیہ جرمنی سپین نائیجیریا غانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ گیمبیا اور سیرالیون کے مشنوں کا دورہ کیا۔ یہ کسی امام جماعت کا افریقی ممالک کا پہلا دورہ تھا۔

یہ وہ اہم دورہ تھا جس کے دوران سپین میں مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یاد اور موجودہ حالت نے حضرت صاحب کے دل میں شدید درد پیدا کیا۔ اور اس کرب کی وجہ سے آپ ساری رات جاگے اور دعائیں کرتے رہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وقت مقررہ پر آپ کی دعاؤں کے قبول ہونے کی بشارت دی۔

دیگر مصروفیات کے علاوہ اس دورہ کے دوران آپ نے دس پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا پانچ بیوت الحمد کا افتتاح فرمایا۔ چار بیوت الحمد کا سنگ بنیاد رکھا۔ دو یونیورسٹیوں میں خطاب فرمایا۔ ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیا۔ یہ دورہ چار اپریل 1970ء کو شروع ہوا اور 8 جون کو اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا سفر یورپ 1973ء یورپی ممالک کا یہ دورہ 13 جولائی 1973ء تا 26 ستمبر 1973ء جاری رہا۔ اس دوران آپ نے انگلستان۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ سویڈن۔ ڈنمارک کا دورہ فرمایا۔

اس دورہ میں انگلستان میں قیام کے دوران آپ نے یورپ میں ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کے امکانات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اور طباعت کے مختلف اداروں کا معائنہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی اس خواہش کو بھی پورا فرما دیا۔ اور امامت رابعہ کے بابرکت دور میں اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں "الرقیم" کے نام سے ایک کمپیوٹرائزڈ پریس کا قیام عمل میں آگیا جو دن رات جماعت کا لٹریچر شائع کرنے میں مصروف ہے۔

چوتھا سفر یورپ 1975ء یہ دورہ پانچ اگست 1975ء تا 29۔ اکتوبر 1975ء جاری رہا۔ اگرچہ اس سفر کے اختیار کرنے کا ایک اہم مقصد حضرت صاحب کی کئی ماہ سے مسلسل جاری بیماری کی صحیح تشخیص اور علاج تھا لیکن اس دورہ میں بھی آپ جماعتی تربیت اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف رہے۔ اس دوران آپ نے سکنڈے نیوین ممالک کا دورہ فرمایا اور صد سالہ جوبلی کے منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والی سویڈن کی سب سے پہلی بیت الحمد کا سنگ بنیاد رکھا۔ سویڈن میں اللہ تعالیٰ نے 14۔ افراد کو آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

24-25 اگست کو انگلستان کے جلسہ سالانہ میں افتتاحی اور اختتامی خطابات فرمائے۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں اور مجالس عرفان ہوتی رہیں۔

پانچواں سفر 1976ء یہ سفر 20 جولائی 1976ء تا 20۔ اکتوبر 1976ء جاری رہا۔ اس سفر میں آپ نے امریکہ کینیڈا۔ انگلستان۔ سویڈن۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کا دورہ فرمایا۔

امریکہ میں دورہ کے دوران جماعت ہائے متحدہ امریکہ کے سالانہ کنونشن کے افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں سے خطاب فرمایا جماعت کی دعوت الی اللہ اور تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور مزید ہدایات سے نوازا۔ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں بیت الحمد کا افتتاح فرمایا۔

اس سفر میں 23۔ افراد کو بیعت کرنے کا شرف

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا چاہئے۔ مگر تیرا حق برادری کا بھی ہے۔ جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظور صادق- راولپنڈی

تاریخ کے بعض انکشافات

روزنامہ "پاکستان" لاہور اور اسلام آباد کی 30- مئی کی اشاعت خصوصی میں ایک طویل مضمون جو "سیاست- فوج اور پولیس کے 30 سالہ دور کے گواہ چوہدری فضل حق کے اعترافات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے- یہ دراصل چوہدری فضل حق کی خودنوشت سوانح حیات ہے جسے اس اخبار نے اپنے صفحات کی زینت بنایا ہے- چوہدری فضل حق نے اپنی اس سوانح عمری میں پاکستان کے کئی تاریخی واقعات پر سے پردہ اٹھایا ہے- اور "تیس سالہ دور کے گواہ" کی حیثیت سے ان کا بیان یقیناً مستند اور قابل اعتبار ہے- چوہدری فضل حق پاکستان کے ایک نامور بیوروکریٹ رہے ہیں- انہیں پولیس میں انتہائی اہم عہدوں پر خدمات بجالانے کا موقع ملا ہے وہ اس لحاظ سے شاید منفرد مثال ہیں کہ انہیں ملک کے تین صوبوں کے انسپکٹر جنرل پولیس ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل اور وفاقی حکومت کے سیکرٹری داخلہ کے اہم ترین عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ ملا وہ زندگی بھر حکمرانوں کے انتہائی قریب رہے اور ملکی سیاست کے نشیب و فراز کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا- آجکل آپ ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں-

"پنجاب آنے کے بعد میری پہلی پوسٹنگ اے ایس پی پرانی انارکلی لاہور ہوئی چار تھانے' مزنگ' 'گوالمنڈی' 'نیو انارکلی پرانی انارکلی اور پولیس لائن میرے چارج میں دے دی گئی اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ ممتاز دولتانہ تھے لیکن عملاً ہمارے آئی جی خان قربان علی خان کی حکومت تھی دولتانہ قربان خان کو چچا کہتے تھے اور کبھی چیف منسٹر کو آئی جی سے میٹنگ کرنا ہوتی تو انہیں اپنے کمرے میں بلانے کی بجائے خود ان کے دفتر آجاتے قربان خان خالص پشتون تھے- نیلی پگڑی باندھتے تھے گو وردی کے قانون میں پگڑی کی اجازت نہیں تھی لیکن انہیں اس کی خصوصی چھوٹ دی گئی تھی مقابلے کے امتحان کے ذریعے پولیس سروس میں آنے کی بجائے انگریز کے "نامی نیٹڈ" تھے (انگریز کے دور میں سرکار مقامی لوگوں کو آگے لانے کے لئے آئی سی ایس میں اپنے وفادار لوگوں کو بغیر امتحان کے منتخب کرلیتی تھی صدر لغاری کے چچا عطا محمد لغاری بھی نامی نیٹڈ تھے) جب ہم لوگوں نے قربان خان کا یہ دبدبہ دیکھا تو ہم بھی اکڑ گئے ان دنوں ہم لوگوں کی پنجاب بھر میں بہت ٹور تھی ممتاز دولتانہ آکسفورڈ سے پڑھے ہوئے تھے ذاتی لائبریری تھی مطالعہ کے باعث ان سے ذاتی مراسم ہوگئے جو بڑے عرصے تک قائم رہے-

میں نے ممتاز دولتانہ کو بہت قریب سے دیکھا لہٰذا بڑے رسوخ سے کہہ سکتا ہوں جن لوگوں نے پاکستان کو نقصان پہنچایا ان میں دولتانہ کا نام ضرور درج ہونا چاہئے وہ کوئی اچھے سیاستدان نہیں تھے خواجہ ناظم الدین کو ہٹا کر خود وزیر اعظم بننا چاہتے تھے ان کی کوششوں سے پاکستان میں پاور کا کھیل شروع ہوگیا مسلم لیگ کمزور ہوگئی آئین سازی کا کام بند ہوگیا اور سیاسی عمل معطل ہو کر رہ گیا-

وزیر اعظم کے خلاف سازشیں کرتے رہتے مثلاً آج تک کسی شخص کو معلوم نہیں کہ پنجاب میں تحریک ختم نبوت وزیر اعلیٰ پنجاب ممتاز دولتانہ نے شروع کرائی اخبارات اور جرائد کو مالی معاونت دے کر ختم نبوت کے مسئلے کو خوب اچھالا اور پھر تحریک کو عوامی سطح پر لانے کے لئے عوامی اشتعال کو ہوا دی گئی دولتانہ کا منصوبہ تھا کہ جب تحریک زور پکڑ جائے گی تو اس کا رخ کراچی کی طرف موڑ دیا جائے گا خواجہ ناظم الدین سخت فیصلہ کرنے والے شخص نہیں وہ بھاگ جائیں گے اور دولتانہ وزارت عظمیٰ پر قبضہ کرلیں گے لاہور میں امن وامان کی صورتحال خراب سے خراب تر ہورہی تھی وزیر اعلیٰ ہاؤس میں روز اعلیٰ افسروں اور سیاستدانوں کی میٹنگ ہوتی لیکن جان بوجھ کر کوئی فیصلہ نہ کیا جاتا ادھر شہر میں ہنگامے جلسے اور جلوس شروع ہوگئے اور ان کے بارے میں ہمارے پاس صاف احکامات نہیں تھے جلوس کو روکنا ہے یا نہیں گولی چلانی ہے یا صرف لاٹھی چارج اور آنسو گیس ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا جب اوپر رابطہ کرتے تو ہمیں حکم دیا جاتا جلوس کو فوراً روکو ہم روک لیتے تو وزیر اعلیٰ کی ہدایت آئی جلوس کو آنے دو پھر شام کو طلبی ہوجاتی تم نے جلوس روکا کیوں نہیں ایک دن تو حد ہی ہوگئی پرانے شہر میں ایک بہت بڑا جلوس نکلا ہمیں ہدایت کی گئی کہ جلوس کو سختی سے کچل دو ڈی آئی جی نذیر احمد شاہ اور ہم لوگ فورس لے کر پہنچ گئے ڈی آئی جی نے مجھے کہا تم مائیک پر اعلان کرو کہ کوئی شخص ایک انچ بھی آگے آیا تو اسے گولی ماردی جائے گی میں نے اعلان کردیا اور فورس بندوقوں میں گولیاں بھر کر ٹرائیگر پر انگلی جمائے تیار کھڑی تھی بس ایک اشارے کی دیر تھی اور لاہور ماتم کدہ بن جاتا اتنے میں اوپر سے حکم آیا گولی چلا دو لیکن اس سے پہلے کہ ہم بھی یہ حکم جاری کردیتے ڈی آئی جی نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد مجھے کہا فضل حق ہمیں سیاسی مہرہ نہیں بننا چاہئے آؤ واپس چلیں اور ہم واپس آگئے اب مجھے نہیں معلوم شام کو ڈی آئی جی سے باز پرس ہوئی یا نہیں لیکن میں اپنی پوری سروس کے دوران جب بھی یہ سوچتا اگر ہم وہ آڈر مان لیتے تو کیا ہوتا؟ پتہ نہیں لاہور شہر کی کس کس ماں کی کوکھ اجڑتی کون کون بیوہ ہوتی اور کس کس کا سہارا ٹوٹتا اور اگر ایسا ہو جاتا تو اس کا ذمہ دار کون ہوتا؟ تو میں پسینے میں بھیگ جاتا-

تحریک ختم نبوت کے دوران وفاقی سطح پر حالات ٹھیک کرنے کی بہت کوشش کی گئی جسٹس منیر کی سربراہی میں انکوائری کمیٹی بنائی گئی کمیٹی نے تمام مکاتب فکر کے علماء کو جمع کرکے ان سے مسلمان کی تعریف پوچھی تو کسی عالم کی تعریف دوسرے سے نہیں ملتی تھی لہٰذا کمیٹی عملاً بے کار ہوگئی- آگ پھیل رہی تھی دولتانہ اس میں مزید تیل پھینک رہے تھے ہوسکتا ہے حالات یہی رہتے تو دولتانہ اپنا مقصد پالیتے لیکن جنرل اعظم نے لاہور میں مارشل لاء لگا کر وزیر اعلیٰ کا خواب پریشان کردیا- شہر کی سڑکوں پر ٹینک آگئے گلیاں مورچے بن گئے اور خاکی وردی میں ملبوس جوان ہاتھوں لوڈڈ رائفلیں لے کر بازاروں میں مارچ کرنے لگے اور تحریک گلی کوچوں میں سہم کر بیٹھ گئی-"

چوہدری فضل حق کو ایوب خان- ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا- صوبائی پولیس کے سربراہ کی حیثیت سے آپ اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں شرکت کرتے- ایوان ہائے اقتدار کی غلام گردشوں سے ان کا گزر ہوتا- حکمرانوں سے ملاقاتیں ان کی نجی اور سرکاری مصروفیات سے آگہی ان کا روزمرہ کا معمول تھا اور یوں آپ ارباب اختیار کے حالات زندگی اور پاکستان کی سیاست اور تاریخ کے ایک زندہ گواہ ہیں- جنرل ضیاء الحق کے بارے میں آپ فرماتے ہیں-

"جنرل ضیاء الحق سے پہلی ملاقات... ملاقات اس وقت ہوئی جب میں سیکرٹری داخلہ کا چارج لینے اسلام آباد آیا اور آرمی چیف کو کال کرنے گیا اس کے بعد کابینہ کے اجلاس میں اکثر ملاقات ہوتی- ان طویل ملاقاتوں کی بنیاد پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جنرل ضیاء الحق ایک اچھے انسان نہیں تھے ان میں دیانت اور سچائی دونوں کی بہت کمی تھی وہ بہت الجھی ہوئی اور اخلاص سے خالی شخصیت کے مالک تھے یہ سب میری ذاتی رائے ہے کوئی تحقیق نہیں اس ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کرسکتا ہوں مثلاً ایک بار کابینہ کے اجلاس میں لاء اینڈ آرڈر پر بات ہورہی تھی وزیر اعظم صدارت کررہے تھے جنرل ضیا کا خیال تھا لاء اینڈ آرڈر کی خراب صورت حال کی ذمہ دار پولیس ہے اس کے خلاف پولیس کمیشن قائم کیا جائے اور پولیس کی ساری انتظامیہ کا ازسرنو جائزہ لیا جائے وغیرہ وغیرہ میں نے وزیر اعظم کو مخاطب کر کے کہا جناب خدا کے لئے یہ حکم نہ دیجئے گا کیونکہ آج تک 7 پولیس کمیشن بنے میں کبھی ایس پی کبھی ڈی آئی جی اور کبھی آئی جی کی حیثیت سے ان سات کے سات کمشنروں کے سامنے پیش ہوا ہزاروں صفحات کی رپورٹیں مرتب ہوئیں لیکن نتیجہ- صرف بھٹو نے میری بات کی تائید کی اور یوں بات ختم ہوگئی کئی برس بعد جب جنرل ضیاء نے مارشل لاء لگایا تو انہوں نے گلہ کیا "میں نے لاء اینڈ آرڈر پر بڑا اچھا مشورہ دیا تھا لیکن آپ نے اس کی شدید مخالفت کی" اب آپ خود فیصلہ کریں لاء اینڈ آرڈر میرا سبجیکٹ ہے میں نے پوری زندگی امن وامان کی صورت حال کو سنبھالا دیتے ہوئے گزار دی لہٰذا اس ضمن میں میری رائے زیادہ پروفیشنل ہے یا جنرل صاحب کی جنہوں نے صرف عام واقفیت کی بنا پر یہ مشورہ دیا پھر آپ پاکستان کابینہ کی بات کررہے ہیں اور دوسرا آدمی دلائل سے آپ کی بات کی مخالفت کررہا ہے اور وزیر اعظم کو اس کا پورا حق ہے کہ وہ جس کی رائے کو چاہے فوقیت دے نہ آپ اسے روک سکتے اور نہ میں پھر ایک طویل عرصہ تک ایک معمولی اختلاف رائے کو دل میں رکھنے کی کیا ضرورت تھی اس طرح ایک اور واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے......

جب میں سیکرٹری داخلہ تھا تو سول آرمڈ فورسز بھی میری کمان میں تھیں- ان تمام فورسز کے سربراہ سونگ بریگیڈیئر تھے یوں چار بریگیڈیئر بیک وقت آرمی چیف اور مجھے جواب دہ تھے ان سول آرمڈ فورسز میں سے ایک دستے کے بریگیڈیئر نے مجھے کوئی رپورٹ بھیجنی تھی لیکن اس نے وقت پر نہ بھیجی معاملہ حساس نوعیت کا تھا میں نے بریگیڈیئر کو "ری مائنڈر" بھیجا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے رپورٹ جی ایچ کیو بھیج دی ہے آپ ان سے رابطہ کریں- میں نے تنگ آکر آرمی چیف کو کال کیا تو جنرل ضیاء نے فوراً کہا "بریگیڈیئر تو کہتا ہے میں نے رپورٹ سیکرٹری داخلہ کو بھیج دی ہے" مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے کہا جناب آرمی چیف جب بریگیڈیئر آرمی چیف سے جھوٹ بول رہا ہو تو وہ بریگیڈیئر رینک کا قطعاً حقدار نہیں تو- جنرل صاحب برا مان گئے لیکن انہوں نے حسب دستور اس کا اظہار فوراً نہیں کیا... جب مجھے نوکری سے نکالا گیا تو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے ان دونوں واقعات کو وجہ بنا کر مجھے نوکری سے نکال دیا آپ خود ان کی ذہنی سطح کا اندازہ لگالیں"

1977ء میں ضیاء الحق کے مارشل لاء کے پس منظر اور بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری فضل حق نے جو شہادت دی ہے اس کی تفصیل یوں ہے-

"جب بھٹو کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہوا اور پنجاب پر بھٹو کی گرفت کمزور پڑتی چلی گئی تو انہوں نے مجھے 31 مارچ 1977ء کو وزارت داخلہ سے ٹرانسفر کرکے آئی جی پنجاب لگا دیا جبکہ میرا رینک سیکرٹری کی سطح کا ہی رہا-

وہ سازشوں کا عجیب دور تھا بھٹو دوست نما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمنوں میں بری طرح گھر چکے تھے- میں آج جب ساری صورت حال سے الگ تھلگ کر ہو تجزیہ کرتا ہوں تو فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہوں کہ بھٹو صاحب کو صرف اور صرف امریکہ نے مروایا ورنہ 300 نشستوں کی اسمبلی میں صرف بارہ پر دھاندلی تیسری دنیا میں کوئی "غیر معمولی جرم" نہیں بھٹو امریکہ کی چودھراہٹ کے لئے سنگین خطرہ بن چکے تھے خود ہنری کسنجر نے فرانس کے دورے کے بعد پاکستان آکر بھٹو کو کہا "تم ایٹمی پروگرام ترک کردو ورنہ ہم تمہیں دنیا میں خوفناک مثال بنادیں گے" انہی دنوں جب پی این اے نے راولپنڈی میں لانگ مارچ کی دھمکی دے تو میں لاہور سے راولپنڈی آگیا ہم نے کسی طرح لانگ مارچ نہ ہونے دیا- شرکاء منتشر ہو گئے صورت حال پر قابو پالیا گیا تو میں آرام کرنے کے لئے ہارلے سٹریٹ اپنے گھر چلا گیا اچانک مجھے پولیس کنٹرول نے اطلاع دی وزیر اعظم صدر بازار پہنچ کر جلسہ کر رہے ہیں اور وہاں کوئی سیکورٹی نہیں میں بھاگا بھاگا صدر پہنچا تو بھٹو مجمع لگائے کھڑے تھے ہزاروں لوگ جمع ہو چکے تھے اور بھٹو اپنے روایتی انداز سے آتش بیانی کا مظاہرہ کر رہے تھے میرے سامنے انہوں نے جوش خطابت میں جیب سے ایک چٹھی نکال کر فضا میں لہرائی اور کہا یہ دیکھو امریکی وزیر خارجہ سائرس مجھے حکم دیتا ہے تم ایٹمی پلانٹ نہ خرید لوگو گواہ رہنا میں امریکہ کا حکم ماننے سے انکار کرتا ہوں انکار کرتا ہوں انکار کرتا ہوں اور بھٹو نے بھرے مجمع کے سامنے چٹھی پھاڑ کر کاغذ کے پرزے ہجوم پر پھینک دیئے- لیکن چند ہی روز بعد جس ملک کا وزیر اعظم بھرے مجمعے میں امریکہ کے خلاف "اعلان جنگ" کر رہا ہے اس ملک کے آرمی چیف نے امریکی سفیر کو ڈنر پر بلالیا یہ واقعہ عقل مندوں کے لئے ایک واضح اشارہ تھا کہ امریکہ شطرنج پر مہرے تبدیل کر رہا ہے اور کسی بھی وقت وہ کوئی چال چل کر بھٹو کو مات دے سکتا ہے-

حکومت اور اپوزیشن میں ڈیڈ لاک ختم ہو چکا تھا میں گواہ ہوں کہ بھٹو اور پروفیسر غفور کے معاملات طے ہو چکے تھے- بس دستخط باقی تھے تو اچانک بھٹو نے خلیج کے دورے کا اعلان کر دیا میں نے انہیں سمجھایا جناب آپ معاہدے پر دستخط اور اسے پریس میں دیئے بغیر نہ جائیں حالات مزید بگڑ جائیں گے انہوں نے پوچھا حالات کیسے بگڑ سکتے ہیں میں نے کہا اگر لوگوں کو علم نہ ہوا کہ ڈیڈ لاک ختم ہو چکا ہے تو فوج ٹیک اوور کرے گی انہوں نے چونک کر میری طرف دیکھا اور کہا تم کیسے کہہ سکتے ہو؟ میں نے کہ جناب میں ولی تو نہیں ہوں لیکن میں صبح شام جرنلوں کو دیکھتا ہوں مجھے ان کی آنکھوں میں اقتدار کی تڑپ نظر آتی ہے- مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب جنرل اقبال میرے پرانے دوست ہیں ہمارا رینک برابر ہے لیکن میں کچھ عرصے سے ان کے لہجے میں تحکم محسوس کر رہا ہوں ایک دوست کے ساتھ ان کا یہ رویہ ہے تو دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ کیسے پیش آتے ہوں گے آپ خود اندازہ کرلیں اور جناب یہ باتیں سمجھی جا سکتی ہیں کہی نہیں انہوں نے میری بات غور سے سنی سرہلایا لیکن اچانک ان کے دماغ میں پتہ نہیں کیا آیا کہ انہوں نے بھرپور قہقہہ لگا کر کہا فضل حق تم فکر مت کرو معاملات ٹھیک ہو جائیں گے... اور دوسرے روز وہ گلف چلے گئے جبکہ آنے والے وقت نے ثابت کر دیا یہ ان کا آخری دورہ تھا-

یہ جون 1977ء کی بات ہے- انٹرپرووِنشل میٹنگ ہو رہی تھی- یہ میٹنگ بھٹو صاحب ہر تیسرے ماہ بعد بلاتے جس میں چاروں صوبوں کے گورنرز وزراعلیٰ چیف سیکرٹری آئی جی اور وفاقی کابینہ کے کچھ ارکان شریک ہوتے اجلاس کے بعد بھٹو سب کو ڈنر دیتے- اس مرتبہ یہ میٹنگ بڑی پھیکی پھیکی رہی بھٹو صاحب بھی کم دلچسپی لے رہے تھے اور ہم بھی لہٰذا میٹنگ جلدی ختم ہو گئی وزیر اعظم نے بغیر ڈنر کے تمام شرکاء کو جانے کی اجازت دے دی ہم لوگ واپس آگئے- رات 8 بجے ہارلے سٹریٹ میں میرے گھر وزیر اعظم ہاؤس سے فون آیا کہ آپ آج وزیر اعظم کے ساتھ ڈنر کریں گے فوراً وزیر اعظم ہاؤس آ جائیں میں نے تعمیل کی ذوالفقار علی بھٹو کی ٹیبل پر وزیر اعظم' آرمی چیف' کور کمانڈرز' جنرل چشتی' جنرل جہانزیب' جنرل سوار' جنرل اقبال' جنرل عبداللہ ملک' جتوئی میں اور چند دوسرے سول آفیسر موجود تھے فضا بہت بوجھل تھی ہر چہرے پر کشمکش اور زبانیں گنگ تھیں ہاں البتہ پلیٹوں سے ٹکرانے والے چمچ اضطرار کا پوری طرح اظہار کر رہے تھے- کھانا ختم ہوا تو کافی آگئی جوں ہی کافی کا کسیلا پن بھٹو صاحب کے معدے میں اترا انہوں نے جنرل ضیاء کی طرف دیکھا اور کہا "ہاں اب تک کہو" اور ساتھ ہی وہ ان شیڈولڈ میٹنگ شروع ہو گئی- جنرل ضیاء الحق نے اپنی روایتی عاجزی سے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اپنے سپہ سالاروں کی طرف اشارہ کر کے کہا "سر یہ سب لوگ موجود ہیں آپ ان سے پوچھ لیں... مذاکرات کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آرہا جوان ہم سے بار بار سوال کرتے ہیں تمام کور کمانڈرز یہاں موجود ہیں آپ ان سے خود بات کرلیں- آپ ہمیں سیاستدانوں سے گفتگو کی اجازت دے دیں- وی سر... سر وی" جنرل چشتی بالکل میرے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے کافی کا گہرا گھونٹ لے کر کپ میز پر رکھا مٹھیاں بھینچیں اور کہا "سر وی ڈرائیور آور پاور فار یو وی آڈیور پاور سر" یہ سارا ماحول اور یہ ساری گفتگو میرے لئے ناقابل برداشت تھی لہٰذا میں بری طرح پھٹ پڑا میں نے وزیر اعظم کو مخاطب کر کے کہا "سر جنرل صاحب کی تجویز بہت خطرناک ہے ہم نے اتنا کچھ کیا کس لئے کیا؟ صرف اس لئے کہ سیاست سے آرمی کا عمل دخل ختم ہو جائے جمہوری عمل شروع ہو سیاسی معاملات سیاست کے ذریعے حل ہوں لیکن اب اگر یہ لوگ انوالو ہونگے تو ساری پالیسی ہی بدل جائے گی ہماری ساری محنت اکارت جائے گی سر میں خود فوج میں رہا ہوں مجھے اس سارے ڈسپلن کا علم ہے جنرل صاحب جو یہ فرما رہے ہیں کہ جوان ہم سے پوچھتے ہیں یہ بالکل غلط ہے جوان کو تو آرمی میں سوال کی اجازت ہی نہیں ہوتی اگر واقعی جنرل صاحب کی بات درست ہے تو آرمی کا ڈسپلن ختم ہو چکا ہے وہاں تو بغاوت پھیل رہی ہے اور آرمی کی اس ہائی کمان کو سیاسی امور طے کرنے کی بجائے آرمی ڈسپلن پر توجہ دینی چاہئے جوانوں کے باغی جذبات کچلنے چاہئیں"

میری اس تقریر کے دوران جنرل ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے اور میں بھی کتنا کوتاہ فہم تھا جوان کے چہروں پر اترتی اقتدار کی روشنی نہ دیکھ سکا لیکن کیا میرے لئے یہ ممکن تھا کہ میں کل کے مقدر میں جھانک کر آنے والی صبحوں کا اندازہ کرتا اور پھر ان کے سامنے جھک جاتا... نہیں ہرگز نہیں افسر شاہی کی دیمک ابھی تک مرالہ گوجراں کے اس دیہاتی کے ضمیر تک نہیں پہنچی تھی- میں نے یہ الفاظ ادا کر کے اپنی بدقسمتی پر مہر ضرور لگالی لیکن میں عمر بھر کے پچھتاوے سے ضرور بچ گیا رہی نوکری تو اس نے تو جانا ہی جانا تھا چار دن پہلے ہی سہی...

جولائی 1977ء کی پہلی تاریخوں کو میں نے وزیر اعظم سے ٹیلی فون پر بات کی اور بتایا کہ لاہور میں میرا کام ختم ہو چکا ہے اب آپ مجھے واپس اسلام آباد بلالیں انہوں نے کہا تم فوراً چھٹی لے لو میں نے 10 دن کی چھٹی لے لی 5 جولائی کو لاہور پولیس کلب میں میرے اعزاز میں ڈنر تھا' آٹھ دس ڈی آئی جی اور بارہ تیرہ سیاہی بھی ڈنر میں شامل تھے اچانک ٹیلی ویژن پر جنرل ضیاء الحق کا چہرہ نظر آیا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد میرے عزیز ہم وطنو کہا اور پھر طویل عرصے کے لئے جمہوریت کی بساط لپیٹ دی گئی سڑکوں پر ٹینکوں کا راج اور گلی کوچوں میں مسلح جوانوں کا پہرہ ہو گیا-

دس دن کی چھٹی گزارنے کے بعد اسلام آباد میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق سے ملا وہ مجھ سے بڑی گرم جوشی سے ملے' بغل گیر ہوئے اور کہا نئے حالات میں آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی میں نے عرض کیا جناب میری چھٹی ختم ہو چکی ہے آپ میری نئی ذمہ داریوں کا تعین کر دیں تو انہوں نے کہا آپ مزید چھٹی لے لیں- میں نے تعمیل ارشاد میں چھٹی لے لی اور پھر اسی چھٹی کے دوران مجھے چارج شیٹ مل گئی "آپ نے پنجاب میں گولی چلائی' آپ نے عوام پر ظلم کیا' پارٹی کی حمایت کی' الیکشن میں دھاندلی کرائی' وغیرہ وغیرہ" میں ستمبر میں صفائی کے لئے پیش ہوا' عدالت مطمئن ہو گئی تو مجھے سزا تو نہ دی گئی لیکن نوکری سے بے دخل کر دیا گیا پنشن اور میرے فنڈز کی ادائیگی کے بغیر... یوں میں بے دست وپا اس کوچے سے ہمیشہ کے لئے نکل آیا-

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں بھٹو کا دوست تھا میں نے اس وقت بھی اقرار کیا اور آج بھی کر رہا ہوں لیکن اس جرم پر میں قابل گردن زنی تو نہیں... اور اگر ہوں تو جنرل عارف کو بھی تو پھانسی ہونی چاہئے..."

بقیہ صفحہ 3

حاصل ہوا- گیارہ کانفرنسوں سے خطاب فرمایا- سویڈن ریڈیو نے آپ کا انٹرویو ریکارڈ کیا-

چھٹا سفر 1978ء یہ سفر 8 مئی 1978ء تا 10- اکتوبر 1978ء جاری رہا- اس دوران آپ نے مغربی جرمنی- سوئٹزرلینڈ- ہالینڈ- انگلستان- ناروے- سویڈن- ڈنمارک وغیرہ کا دورہ فرمایا- اس دورہ کا اہم ترین مقصد (-) صلیب کانفرنس میں شرکت فرمانا تھا- جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی- جماعتی تربیت اور دعوت الی اللہ کی مصروفیات بھی جاری رہیں-

ساتوں اور آخری سفر 1980ء یہ دورہ 26 جون 1980ء تا 26- اکتوبر 1980ء جاری رہا- اس دورہ میں آپ نے تین براعظموں کے ان ممالک کا دورہ فرمایا- مغربی جرمنی- سوئٹزرلینڈ- آسٹریا- ڈنمارک- سویڈن- ناروے- ہالینڈ- سپین- نائیجیریا- غانا- کینیڈا- ریاست ہائے متحدہ امریکہ- انگلستان-

اس سفر کے آخر میں آپ نے سپین میں ساڑھے سات سو سال کے بعد تعمیر ہونے والی تاریخی بیت بشارت کا سنگ بنیاد مورخہ 9- اکتوبر 1980ء کو رکھا- یہاں آپ نے ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا- اس بیت کو بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے عطا فرمائی-

اس سفر میں آپ نے ناروے میں بیت اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا- افریقہ کے ممالک میں ہسپتالوں اور سکولوں کا جائزہ لیا اور مزید کی منظوری عطا فرمائی- نیز باقی تمام ممالک میں دعوت الی اللہ اور تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا- اور ہدایات عطا فرمائیں- ممتاز دانشوروں اور اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں فرمائیں- اور متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دگی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے' اور جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی مرضی سے ہو رہا ہے- بغیر اس کی رضا کے ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا- جو اللہ تعالیٰ سے ترساں رہے گا- وہ خود محسوس کرے گا کہ اس میں ایک فرقان پیدا ہو گیا ہے- مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو- تکلیف تو نبیوں پر بھی آتی ہیں- مگر وہ عام لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ان کے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کا صدارتی انتخاب

روس کے صدارتی انتخاب میں کوئی بھی امیدوار 50 فیصد ووٹ حاصل نہیں کر سکا۔ لہٰذا اب انتخابات کے دوسرے مرحلے میں سب سے زیادہ اکثریت حاصل کرنے والے دو امیدواروں یعنی صدر بورس یلسن اور کمیونسٹ امیدوار گیری گینا ڈی زیو کوف کے درمیان دوبارہ مقابلہ ہوگا۔ صدر یلسن نے تیسرے نمبر پر رہنے والے امیدوار جنرل الیگزینڈر لیبڈا کے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔ اپنے وزیر دفاع کو موقوف کر دیا ہے اور جنرل الیگزینڈر کو قومی سلامتی کا مشیر مقرر کر دیا ہے۔ اس طرح سے جنرل الیگزینڈر کے حامیوں کی حمایت انہیں حاصل ہو گئی ہے۔ اگر انتخابات کے دوسرے مرحلے میں بھی ووٹنگ کی شرح پہلے مرحلے کی طرح رہی تو اس بات کا امکان ہے کہ بورس یلسن اکثریت حاصل کر لیں گے۔ یاد رہے کہ صدر بورس یلسن کو 37 فیصد اور کمیونسٹ امیدوار کو 31 فیصد ووٹ ملے تھے۔ اور باقی ووٹ دیگر امیدواروں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ جن میں سے سب سے زیادہ ووٹ جنرل الیگزینڈر نے حاصل کئے تھے۔ ان کو 16 فیصد ووٹ ملے۔ اب اگر ان کے سارے ووٹ صدر بورس یلسن کو مل جائیں تو ان کی اکثریت 37+16=53 فیصد کے قریب ہو سکتی ہے۔

امریکہ نے روس کے انتخابات سے پہلے دھمکی دی تھی کہ اگر کمیونسٹ برسراقتدار آ گئے تو وہ روس کی امداد روک دے گا۔ اب امریکہ نے صدر یلسن اور جنرل الیگزینڈر کے اتحاد پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اب صدر یلسن کی کامیابی یقینی ہو جائے گی اور کمیونسٹ امیدوار ناکام ہو جائے گا۔

روس کے صدر یلسن اپنے اقتدار کے پہلے ہی روز سے مغربی ملکوں کے پسندیدہ آدمی رہے ہیں۔ جب تک سوویت یونین باقی تھا اس وقت تک بورس یلسن صرف روسی فیڈریشن کے صدر تھے۔ سوویت یونین کے ٹکڑے ہونے سے پہلے ہی مغربی ملکوں اور امریکہ نے صدر یلسن کو سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف پر ترجیح دینا شروع کر دی تھی اور اس طرح مسٹر گورباچوف سوویت یونین کو باقی رکھنے کی جو کوششیں کر رہے تھے ان کو ناکام بنا دیا تھا۔

صدر یلسن نے اپنی پالیسیوں کو مغربی ملکوں کے تابع رکھا ہے اور یہ بات امریکہ اور مغربی ممالک کو پسندیدہ ہے۔ اس وقت روس عالمی طاقت ہونے کے باوجود امریکہ کا مطیع ملک شمار ہوتا ہے۔

○○○

شام ترکی کشیدگی میں

ایران شام کی حمایت میں

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ کچھ عرصہ سے شام اور ترکی میں کشیدگی چل آ رہی ہے۔ اور شام نے اپنے ترکی کے ساتھ لگنے والے بارڈر پر اپنے فوجی دستے تعینات کر دئے ہیں۔ اور ترکی نے بھی اب اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ اس کی سرحدوں پر شام کے فوجی دستوں کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے۔ ترکی کی نیم سرکاری ایجنسی "اناتولیا" نے بتایا ہے کہ شام نے اپنے بکتر بند دستوں کے یونٹ اس علاقے میں جمع کر دئے ہیں۔ جو شام اور ترکی کی سرحدوں کے ساتھ واقع ہے۔

اب ایران بھی اس میدان میں کود پڑا ہے اور اس نے شام کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے بی۔ بی۔ سی کے مطابق ایران اور شام نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسرائیل اور ترکی کے گٹھ جوڑ کو ناکام بنانے کے لئے مشترکہ کوششیں کریں گے ان دونوں ممالک نے اعلان کیا ہے کہ وہ ترکی اور اسرائیل کے درمیان ہونے والے اس معاہدہ کو منسوخ کرانے کے لئے ہر قسم کا دباؤ ڈالیں گے جس کے تحت اسرائیلی جنگی طیارے ترکی کے ہوائی اڈوں سے پرواز کر سکتے ہیں۔ ایران نے اس معاہدے کو عالم اسلام کے خلاف سازش قرار دیا ہے۔ تاہم شامی حکام نے مسلح تصادم کے امکان کو رد کیا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ یہ معاہدہ تمام اسلامی ملکوں کے خلاف سازش ہے جسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

شام نے اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نتن یاہو پر بھی سخت تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں سے مشرق وسطیٰ کا امن کا عمل رک جائے گا۔ اور اسرائیلی وزیراعظم خطہ میں جنگ کو ہوا دے رہے ہیں۔

○○○

تحریک جدید میں حصہ لینا

محبت الٰہی کی علامت ہے

○ "اگر کوئی صاحب توفیق ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور احمدیت کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے تو طوعی کہنا تو الگ رہا اگر لوگ اس کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

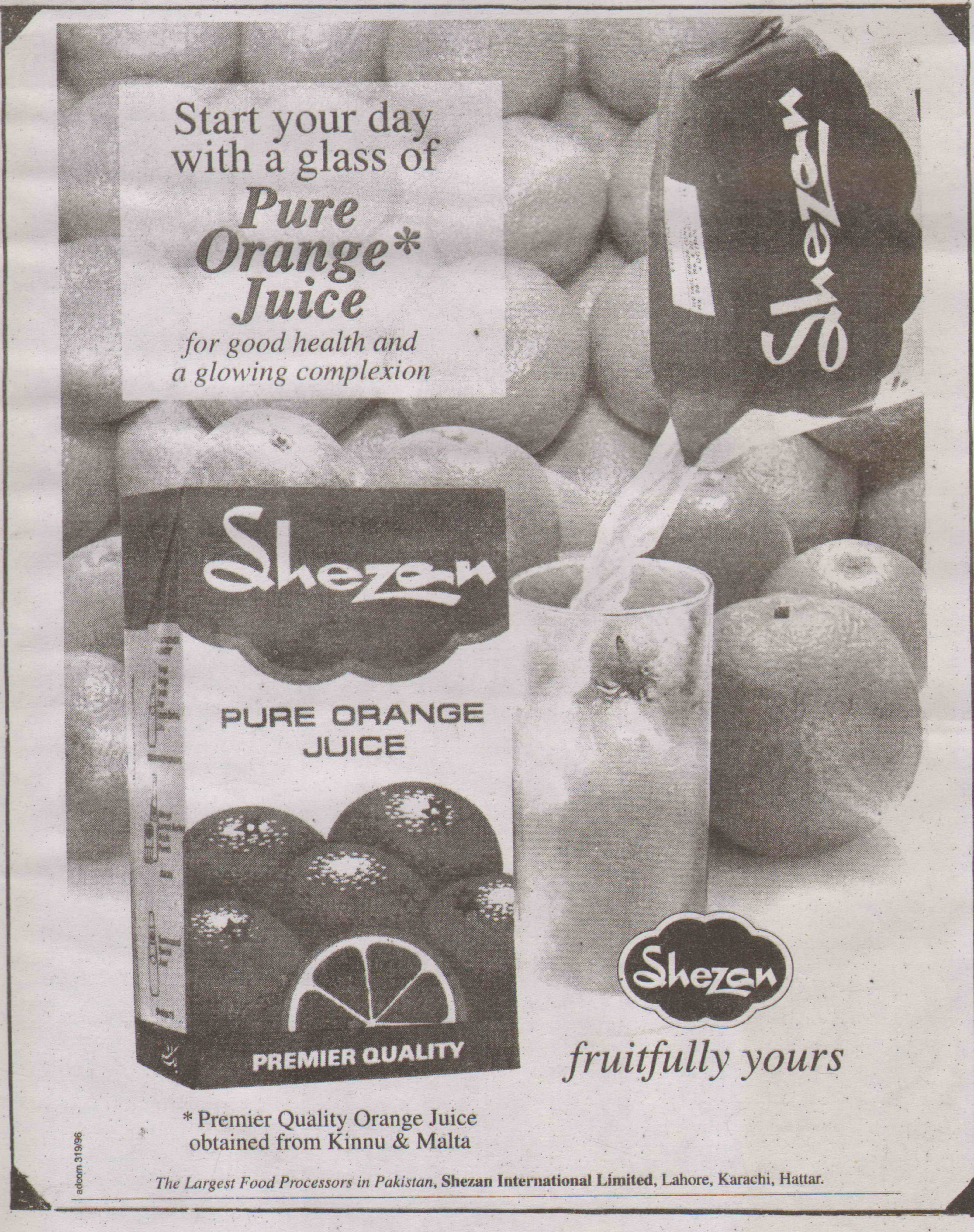

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 25- جون 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر166(نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر40(دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھیے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الہی۔ سبق نمبر12(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب۔ نمبر42(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن(دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر166(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھیے(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ سبق نمبر40(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی سبق نمبر12(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ دوڑیں اور گیمز
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 94-6-17
1-00 لقامع العرب نمبر47(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر166(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر12(دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ تربیت کے موضوع پر-89-2-10
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
7-00 طبی معاملات۔ غذا اور آپ کے بچے کی نگہداشت
7-30 عطاء الواحد سے گفتگو
8-00 لقامع العرب نمبر48(نیا)
9-00 نارویجین پروگرام ... اصول کی فلاسفی نمبر9
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی
11-00 جرمن پروگرام

بدھ 26 - جون 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر167(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ۔ ہماری کائنات نمبر26
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھیے۔ سبق نمبر18
3-30 حکایات شیریں(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر4
5-00 لقامع العرب نمبر48(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات نمبر26(دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر167(نیا)
8-00 چینی زبان سیکھیے۔ سبق نمبر13(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر4
11-00 طبی معاملات۔ غذا اور آپ کے بچے کی نگہداشت
11-30 عطاء الواحد صاحب سے گفتگو
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر48(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر167(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد سبق نمبر4
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی۔ دلبر مرا یہی ہے۔ از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر19(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
11-00 جرمن پروگرام

سوموار یکم جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر172(نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن۔
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء
3-30 نارویجین زبان سیکھیے۔ سبق نمبر23
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہی- سبق نمبر 15(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب96-6-27(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری (ا) بیت الحمد، (اا) واقفین نو کی بیت الاقصیٰ کی سیر (ربوہ)
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر172(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھیے۔ سبق نمبر23 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ انگلش بولنے والے دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی سبق نمبر 15(دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن
12-00 سرائیکی پروگرام-خطبہ95-8-18
1-00 لقامع العرب96-6-27(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- تقریر از میر محمود احمد ناصر- سیرۃ النبی ﷺ -بیان کرنے کے طریق-حصہ اول
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر172(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہی- سبق نمبر 15(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر42 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- سالانہ کھیلیں- انصار اللہ ربوہ 1996-6-23
7-30 ہجری شمسی کیلنڈر
8-00 لقامع العرب نمبر51(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد- نمبر7(نیا)
11-00 جرمن پروگرام (ا) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (اا) کھانا پکانے کا پروگرام

منگل 2-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے۔ سبق نمبر173(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 42 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھیے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7
5-00 لقامع العرب نمبر51(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی- سپورٹس- سالانہ کھیلیں از انصار اللہ ربوہ 96-3-23 (دوبارہ)
6-30 ہجری شمسی کیلنڈر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے- سبق نمبر173(دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھیے۔
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نمبر42(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7-(دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ 24-6-94
1-00 لقامع العرب- نمبر51(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر173(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- نمبر7- (دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ- بر موضوع تربیت89-2-17
6-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43(نیا)
7-00 طبی معاملات بچے اور ماں کی صحت- حصہ اول
7-30 ایک نو احمدی امداد حسین گفتگو سے گفتگو
8-00 لقامع العرب نمبر52(نیا)
9-00 نارویجین پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر10
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہی- سبق نمبر 16(نیا)
11-00 جرمن پروگرام-لجنہ کی گفتگو۔

الفضل 17 - جون 96ء کے شمارہ میں ایک مضمون حضرت مولوی دلپذیر صاحب کا کلام شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس مضمون میں حضرت مولوی دلپذیر صاحب کا بھی ذکر ہے لیکن اس مضمون میں جو کلام شائع ہوا ہے وہ آپ کے فرزند حضرت مولوی منظور احمد صاحب کا ہے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی اپیل پر بجٹ کے خلاف ملک بھر میں ہڑتال ہوئی۔ تمام بڑے تجارتی مراکز بند رہے۔ کراچی کے بیشتر علاقوں میں چھوٹی بڑی مارکیٹیں بند رہیں۔ دفاتر میں حاضری کم رہی۔ ملیر میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ کوئٹہ سکھر حیدر آباد نواب شاہ شہداد پور سانگھڑ شکار پور جیکب آباد میں دوکانیں بند رہیں منچن آباد ٹوبہ ٹیک سنگھ سرگودھا سرائے عالمگیر عارف والا میں ہڑتال کامیاب رہی۔ جن علاقوں میں کاروبار معمول کے مطابق ہوتا رہا اور ہڑتال پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ان میں لالہ موسیٰ' ڈنگہ' کھاریاں' شاہ پور صدر' بھیرہ' باغ' اٹھارہ ہزاری شاہ جیونہ سوہدرہ اور قلعہ سوبھا سنگھ شامل ہیں۔ جن شہروں میں جزوی ہڑتال ہوئی ان میں شور کوٹ' ماموں کانجن لالہ موسیٰ اور جھنگ شامل ہیں۔

○ لاہور میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام مارکیٹیں بند رہیں۔ وفاقی دارالحکومت میں بھی اہم کاروباری مراکز اور دوکانیں بند رہیں۔ اندرون سندھ کے شہروں سکھر' میرپور خاص' جھڈو' نوکوٹ' کنری' بدین' جیکب آباد' کشمور' ٹھل' کندھ کوٹ' نواب شاہ' ٹنڈو آدم' شہداد پور' سانگھڑ ٹنڈو محمد خان میں بھی ہڑتال رہی۔

○ ہڑتال کے باوجود لاہور اور دیگر شہروں میں میڈیکل سٹور ہوٹل اور کھانے پینے کی دوکانیں کھلی رہیں۔ رحیم یار خان میں آدھی دوکانیں بند تھیں۔

○ تجارتی مراکز میں پولیس تعینات تھی۔ کئی علاقوں میں دوکانیں کھلوانے کے لئے انتظامیہ کی دوکانداروں سے تکرار ہوتی رہی۔ کئی جگہوں پر مسلم لیگی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ فیڈریشن آف چیمبرز نے ہڑتال میں بالواسطہ اور ایوان صنعت و تجارت لاہور سمیت مختلف چیمبروں نے براہ راست بھی ہڑتال میں حصہ لیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ لاہور میں 70 فیصد ہڑتال ہوئی۔ دیگر شہروں میں 80 فیصد دوکانیں کھلی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم شریف لوگ ہیں نہ خود غنڈہ گردی کرتے ہیں نہ کسی کو کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے قاضی حسین احمد کی نظربندی کے متعلق استفسار کیا تو میں نے کہا کہ ہم شریف یا نیک لوگوں کو گرفتار نہیں کرتے۔

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ارکان اپنی نشستوں سے استعفیٰ دے کر دیکھ لیں۔ تبدیلی نہیں آئے گی۔

فوراً ضمنی انتخابات کرا دیئے جائیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہر جگہ مکمل ہڑتال رہی۔ اس لئے حکومت عوام کی خواہش کا احترام کرے اور بجٹ واپس لے۔ انہوں نے کہا کہ مکمل ہڑتال سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ پوری قوم نے حکومت پر عدم اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر خزانہ کے اپنے شہر صادق آباد میں بھی مکمل ہڑتال ہوئی۔ یہ ریفرنڈم ہے اور کرپشن اور عیاشی کے خلاف عوامی نفرت کا اظہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہڑتال مکمل طور پر پرامن تھی ایک بھی شیشہ نہیں ٹوٹا۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے بے نظیر بھٹو کا غرور توڑ دیا ہے۔

○ حکومت کے اقتصادی مشیر مسٹر وی اے جعفری نے کہا ہے کہ بجٹ تلخ ہے لیکن اس پر نظر ثانی نہیں کریں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ پورے ملک میں کہیں ہڑتال نہیں ہوئی عوام نے کال مسترد کر دی۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے سے متاثرہ جج مسٹر جسٹس خورشید خان کی رٹ درخواست لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم اور مسٹر جسٹس منیر اے شیخ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے واپس لینے کی بنیاد پر مسترد کر دی۔ عدالت نے کہا کہ ججوں کو کام دلوانا عدالت کا کام نہیں۔ شکایت کے ازالہ کے لئے چیف جسٹس کے پاس یا سپریم کورٹ کے پاس جائیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ہڑتال سے زندگی تو مفلوج نہ ہوئی لیکن کاروبار بری طرح متاثر ہوا۔ اس ہڑتال کے جواب میں ملا جلا ردعمل دیکھنے میں آیا۔ یہ کہنا تو غلط ہوگا کہ ہڑتال سے پورے ملک کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ بیشتر جگہوں پر سرکاری دفاتر کھلے رہے۔

○ وزیر خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے پر غور نہیں کیا جا رہا۔ قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران کم از کم تنخواہ تین ہزار روپے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کی رخصتی تک احتجاجی اقدامات کرتے رہیں گے۔ جلد پروگرام دیں گے۔

○ کراچی سے چالیس کلومیٹر دور حب پاور پلانٹ میں خوفناک آتشزدگی سے کئی برقی آلات جل گئے۔ آگ پر قابو پانے میں تین گھنٹے لگے۔ وزیر اعظم 4 جولائی کو افتتاح کرنے والی تھیں۔ آگ سے ہونے والے نقصان کی مرمت میں ایک ماہ سے زائد عرصہ لگے گا۔

○ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن کے ارکان نے الزام لگایا ہے کہ سنڈے ایکسپریس کے خلاف چارہ جوئی کی بجائے محل میں اصطبل کی تیاری کے لئے درخواست دے دی گئی ہے۔ ذوالفقار کھوسہ نے ایوان میں برطانوی اخبار کی کاپی پیش کی۔ اور اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ حکومتی رکن افضل سندھو نے کہا کہ یہ غلط بیانی ہے اخبار کو لیگل نوٹس جاری ہو چکا ہے۔

○ حب میں واپڈا کے اعلیٰ افسر کو دو انجینئروں اور فورمین سمیت اغوا کر لیا گیا۔

○ سنڈے ایکسپریس نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اسے کوئی لیگل نوٹس ملا ہے۔ اخبار نے یہ بھی کہا ہے کہ سرے کے محل میں اصطبل بنانے کی درخواست بھی نامنظور کر دی گئی ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ "بلوچ" احتساب نہیں کر سکتا۔ "دونوں" جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک گیر ہڑتال کا کریڈٹ نواز شریف کو نہیں جاتا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد محبوب احمد نے کہا ہے کہ آئین کے مطابق نہ چلنے والی حکومت کی برطرفی کا صدارتی اختیار موجود ہے۔

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار - ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا ۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ نرینہ اولاد کی خواہش ۔ ماہواری ۔ ورم و لیکوریا ۔ بواسیر ۔ ذیابیطس ۔ شوگر ۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: 254634

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

الیکٹرو ہومیوپیتھک
ایک سالہ کورس F.M.E.H
داخلہ شروع
طریقہ تدریس
بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی تفصیلی معلومات کیلئے 25 روپے منی آرڈر بھیج کر پراسپیکٹس منگوائیں۔
(بذریعہ خط و کتابت)
الیکٹرو ہومیوپیتھک ادویات ہر وقت ہماری ایجنسی میں دستیاب ہیں
پرنسپل- النور الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (رجسٹرڈ)
A/603 پیپلز کالونی ... فیصل آباد فون 041/44384 فیکس 041/713567

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون : 636 6931-631 1931

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے ۔ 60 گرام 90 روپے ۔ 100 گرام 150 روپے
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرون ربوہ مریض، پاکستان و بیرون پاکستان ہر جگہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534